بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآن مجید کے الفاظ اور انداز بیان میں تدبر-22

اس عظیم مہینے میں قرآن مجید کے پیارے الفاظ اور خوبصورت انداز بیان پر غور وفکر کا درس جاری ہے۔

پچھلے درس میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے تعلق سے چند باتیں کی تھیں آج کی نشست میں جہاں پر رکے تھے وہیں سے درس کا آغاز کرتے ہیں اور صحابہ کے تعلق سے قرآن مجید میں تیسری قسم کی آیات میں غور وفکر کرتے ہوئے دیکھتے ہیں کہ صحابہ کی وفات کے بعد امت پر صحابہ کیا حق ہے، انکے بعد میں آنے والوں کا ذکر کیسے فرمایا؟ وہ کون ہونگے؟ انہیں کیسا ہونا چاہیے؟ صحابہ کے تعلق سے انہیں کیا کہنا اور کیا کرنا چاہیے؟ اور صحابہ کی کیا مزید خوبیاں بیان کی ہے؟ آیئے دیکھتے ہیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنۢ بَعۡدِهِمۡ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغۡفِرۡ لَنَا وَلِإِخۡوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالۡإِيمَانِ وَلَا تَجۡعَلۡ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِّلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝١٠﴾ [الحشر: 10]

اور (اموال فے میں ان لوگوں کا بھی حق ہے) جو ان کے بعد آئے ہیں جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں (ایمان میں سبقت لے جانے والے) اور ہمارے دلوں میں اہل ایمان کے لیے بغض وعداوت کو جگہ نہ دے، اور اے ہمارے پروردگار، تو بڑی شفقت کرنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنۢ بَعۡدِهِمۡ:

اور وہ جو انکے (مہاجرین اور انصار، یعنی صحابہ کے) بعد آئے ہیں، صحابہ کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ یا انکو کیا کہنا چاہیے؟

يَقُولُونَ: کہتے ہیں

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا :

اے ہمارے رب ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے (مغفرت فرما)، کون ہے یہ بھائی؟

الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ

جو ہم سے ایمان میں سبقت لے گئے ہیں

وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِّلَّذِينَ آمَنُوا

اور ہمارے دلوں میں اہل ایمان کے لیے بغض وعداوت کو جگہ نہ دے (اس میں صحابہ سمیت ہر ایمان والا شامل ہے اور سب سے پہلے صحابہ کا حق ہے کیونکہ وہ تمام اہل ایمان پر سبقت لے گئے)

رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ

اے ہمارے پروردگار، بے شک تو بڑی شفقت کرنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

صحابہ کے بعد میں آنے والوں کو کیا کہنا اور کیا کرنا چاہیے؟ انکی وفات کے بعد اہل ایمان پر ان کا کیا حق ہے، سبحان اللہ زبانوں سے لیکر دلوں تک کا بیان ہے:

1-انکا بار بار اور ہمیشہ ذکر خیر کرنا ہے اور سب سے بڑا ذکر خیر دعا سے کیا جاتا ہے اسی لیے فرمایا: يَقُولُونَ

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا

2-ہمیشہ دعا کرنی ہے۔

3- خصوصی طور پر دعائے مغفرت کرنی ہے، اگر ہم سے عمومی طور پر کوئی خطا یا کوتاہی ہوئی ہے یا خصوصی طور پر صحابہ کے تعلق سے کبھی کوئی غلطی یا خطا ہوگئی تو ہماری مغفرت فرما، اور اگر صحابہ سے کوئی خطا یہ غلطی ہوئی ہے تو انکی مغفرت فرما۔

4- اور پھر اپنے دلوں کے لیے خصوصی دعا کہ عمومی طور پر اہل ایمان کے لیے اور خصوصی طور پر ایمان میں سبقت لے جانے والے صحابہ کے لیے بغض اور کینہ سے اپنے دلوں کو پاک کرنے کی دعا۔ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِّلَّذِينَ آمَنُوا ۔

5- پھر اپنے لیے اور خصوصی طور پر صحابہ کے لیے خاص شفقت اور رحمت کی دعا

رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ

اے ہمارے پروردگار، بے شک تو بڑی شفقت کرنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

صحابہ کی وفات کے بعد امت پر صحابہ کیا حق ہے، ہمارے اوپر انکا کیا حق ہے؟

اس ایک آیت میں اجمالی طور پر دو اور تفصیلی طور پر پانچ اہم حقوق بیان کیے گئے ہیں۔

دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُم بِإِحْسَانٍ رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿١٠٠﴾﴾

[التوبة: 100]

اس آیت کریمہ میں فرمایا:

وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُم بِإِحْسَانٍ ۔ بعد میں آنے والوں نے کیا کرنا ہے؟

وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُم: اور وہ جو انکی اتباع کرتے ہیں کیسے اتباع کرتے ہیں؟

بِإِحْسَانٍ: احسان کے ساتھ یعنی اتباع کا حق ادا کرتے ہیں، صرف زبان سے نہیں بلکہ انکے نقش قدم پر چل کر اپنے عمل سے اسے یقینی بناتے ہیں۔ اور پھر جو اس اتباع کا احسان کے ساتھ حق ادا کرتا ہے اسکے لیے سب سے بڑی بشارت ہے: رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۔ اللہ اکبر۔ اتنی بڑی خوشخبری اہل ایمان کے لیے آپ لوگوں نے کبھی نہیں سنی ہو گی، جو صحابہ کے لیے خاص خوشخبری ہے اس میں انکو بھی شامل کر دیا ہے جو انکی احسان کے ساتھ اتباع کرنے والے ہیں۔

سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

صحابہ کی وفات کے بعد امت پر صحابہ کیا حق ہے، ہمارے اوپر انکا کیا حق ہے؟

اس آیت میں دو حقوق بیان کیے گئے ہیں۔

اتباع اور احسان کے ساتھ اس اتباع کا حق ادا کرنا ہے۔

پھر اس اتباع بإحسان کی اساس بیان کرتے ہوئے فرمایا:

﴿فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنتُم بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوا ۖ وَّإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا هُمْ فِي شِقَاقٍ ۖ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿١٣٧﴾﴾ [البقرة: 137]

پھر اگر وہ اس جیسی چیز پر ایمان لائیں جس پر تم ایمان لائے ہو تو یقیناً وہ ہدایت پا گئے اور اگر پھر جائیں تو وہ محض ایک مخالفت میں (پڑے ہوئے) ہیں، پس عنقریب اللہ تجھے ان سے کافی ہو جائے گا اور وہی سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔

اس آیت کریمہ میں بعد میں آنے والے یعنی ہمارے لیے اپنے رب کی طرف سے کیا حکم ہے؟

آج کے درس میں اتنا کافی ہے ان شاءاللہ تعالیٰ اگلے درس میں اسی موضوع کے تعلق سے کہ صحابہ کی وفات کے بعد امت پر صحابہ کا کیا حق ہے، ہمارے اوپر انکا کیا حق ہے؟اور تیسری قسم کی کچھ مزید آیات بیان کریں گے۔

واللہ أعلی و أعلم۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں قرآن مجید کی تلاوت کا حق ادا کرنے اور اس میں غور و فکر کرنے کی اور صحیح عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، توحید اور سنت اور منہج السلف الصالحین پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، اور ہر وبا، فتنے اور شر پسندوں کے شر سے محفوظ فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

سبحانك اللهم وبحمدك أشهد أن لا إله إلا أنت أستغفرك وأتوب إليك

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (رمضان اور قرآن-22) سے لیا گیا ہے۔